ثابت ہیں؛لیکن ان اعمال حسنہ کواس رات اوردن کے ساتھ مخصوص کر کے ادا کرنا معتبر دلیل سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے بدعت شمار ہوتا ہے۔

سنت وبدعت نصوص اوراقوالِ علماء کی روشنی میں:

۱۔ ارشادالٰہی ہے: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ أَحَدًا ○﴾ [الكهف: ١١٠] عمل صالح وہ ہے جوشریعت الٰہیہ کے مطابق ہو۔اورعدم شرک یہ ہے کہ اس میں صرف اللہ کی رضامندی مدنظر رکھی گئی ہو۔اور یہ دونوں کسی بھی عمل کے مقبول ہونے کے لیے بنیادی شرائط ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہواور نبیﷺ کی شریعت (سنت) کے بالکل مطابق ہو۔[تفسیر ابن کثیر]

۲۔ نبی کریمﷺ ہرخطبے میں اہتمام سے ارشادفرماتے تھے:'' خيرُ الهدىِ هدىُ محمدٍ ﷺ وشرُّ الأمورِ محدثاتُها و كلُّ بدعةٍ ضلالةٌ، و كلُّ ضلالةٍ فى النارِ''[سنن الترمذی]

۳۔ حسن بصریؒ: ''اللہ تعالیٰ کے کچھ خیرخواہ بندے اس روئے زمین پر رہتے ہیں، جو بندوں کے اعمال کتاب اللہ پر پیش کرتے ہیں، اگر برابر ہوجائیں تو وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں (اوراس عمل کی پابندی کرتے ہیں)۔اگر مخالف ہوجائے تو وہ کتاب اللہ کے ذریعے گمراہی اور ہدایت کی پہچان کرتے ہیں۔یہی لوگ اللہ پاک کے خلفاء ہیں۔''

۴۔ حسان بن عطیہؒ: ''کسی قوم نے اپنے دین میں کوئی بدعت ایجادنہیں کی؛مگر اللہ تعالیٰ ان کی سنتوں سے اس کے برابر اٹھالیتا ہے، پھر قیامت تک واپس نہیں کرتا۔''

۵۔ امام مالکؒ: ''جس نے اسلام میں اچھا سمجھ کرکوئی بدعت ایجاد کی،تو بیشک اس نے یقین کرلیا کہ محمدﷺ نے رسالت میں خیانت کی ہے۔کیونکہ اللہ فرماتا ہے:﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ ''جواس وقت دین نہ تھا،آج بھی وہ دین نہیں ہوسکتا۔''

۶۔ ابومحمد عبدالوہاب ثقفیؒ: اللہ تعالیٰ اعمال میں سے وہی قبول کرتا ہے جودرست ہو۔اوراس کی درستی یہ ہے کہ خالص ہو۔اورخالص وہ ہے جوسنت رسولﷺ کے مطابق ہو۔

۷۔ذوالنون مصریؒ: ''اللہ پاک کے ساتھ محبت کی علامت یہ ہے کہ اللہ کے حبیب (محمدﷺ) کے اخلاق،افعال اور اوامروسنت میں اتباع کی جائے۔'' دیگر زریں اقوال کے لیے دیکھئے: [الاعتصام ۱/ ۹۴]

فتنۂ عصر حاضر

ٹی وی اور ڈش انٹینا کے خطرات واثراتِ بد

تالیف: شیخ محمد صالح المنجد　　　　ترجمہ: محمد منیر قمر

آج کل اکثر گھروں میں ٹی وی (وی سی آر، کمپیوٹر اور ڈش انٹینا) موجود ہیں؛ لیکن بہت کم لوگ ان کا صحیح استعمال کرتے ہیں۔ان کا استعمال زیادہ تر نقصان دہ اور تباہ کن کاموں کے لیے ہورہا ہے۔ڈش انٹینا کی آمد سے رہی سہی کسر نکل گئی ہے۔اور دنیا جہاں کی بدمعاشیاں، فلمیں وغیرہ مسلمانوں کے گھروں میں دکھائے جارہے ہیں۔ان کے نقصانات اور تباہ کن اثرات اس قدر زیادہ ہیں کہ ان سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا بہت ضروری ہوگیا ہے؛ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو پاسکیں اور اس کے غضب اور غصہ سے بچ سکیں۔اس کے بُرے اثرات میں سے چند درج ذیل ہیں:

[1] عقیدے اور ایمان پر بُرے اثرات:

1۔ ان میں کافر قوموں کے غلط مذہبی نشانات دکھائے جاتے ہیں۔جیسے کہ صلیب، محبت کی دیوی، دیوتا، جھوٹے معبودوں کے مجسمے اور ان کے من گھڑت معجزانہ واقعات اور ان کی عبادت گاہیں وغیرہ۔آج کل پہننے والی ٹوپی، شرٹ وغیرہ پر بھی ان کے دیوی و دیوتا وغیرہ کی طرف منسوب مذہبی نشانات مسلمانوں میں عام ہیں، جیسا کہ NIKE وغیرہ۔ اس کے علاوہ بہت سی فلمیں ایسی بھی ہیں، جو ان کافر قوموں کے لیے تبلیغ کا کام کرتی ہیں۔اور ان کو اسلام کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب اپنانے کی طرف راغب کرتی ہیں۔

2۔ فلموں اور ڈراموں میں ایسے مناظر دکھائے جاتے ہیں جو یہ تأثر دیتے ہیں کہ تخلیق کرنا (زندہ کرنا) اور مارنا اللہ کے علاوہ اور بھی مخلوق کرسکتی ہے۔(نعوذ باللہ) بہت سے مناظر ایسے ہوتے ہیں جن میں دکھایا جاتا ہے کہ صلیب یا جادو کے زور سے مردہ زندہ ہوگیا۔

3۔ ان میں فرضی اور روایتی کہانیاں، جادو کا استعمال، مستقبل کے متعلق پیشینگوئیاں اور انبیاء کرام سے منسوب ایسی باتیں دکھائی جاتی ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت سے ٹکراتی ہیں، جن سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیئے۔

4۔ یہ تأثر کہ ہمیں باطل مذاہب کے پادریوں، پوپ، بشپ اور نن وغیرہ کی ایسی تعظیم کرنی چاہیئے، جیسے وہ لوگ کرتے ہیں۔جبکہ یہ سراسر غلط ہے۔

5۔ بہت سے ڈراموں میں اداکار غیر اللہ کی قسم کھاتے دکھائی دیتے ہیں، جو کہ شرک ہے۔

6۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی تخلیق کرنے کی طاقت کے متعلق شبہات پیدا کرنا اور زندگی کو ایسے پیش کرنا جیسے وہ اللہ اور بندے کے درمیان ایک جنگ ہے۔

7۔ جو لوگ اس طرح کے مناظر فلموں اور ڈراموں میں دیکھتے ہیں، وہ رفتہ رفتہ اس نظریے سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے دشمنوں سے دور رہنا چاہئے اور ان کے طریقے کو یکسر نظر انداز کر دینا چاہئے۔ اس لیے کہ ان فلموں میں کفار کے کردار اور ان کے معاشرے کی بہت تعریف کی جاتی ہے۔ اور نفسیاتی طور پر جو تمیز مسلمان اور غیر مسلم قوموں کے درمیان ہے، ختم ہو جاتی ہے۔ جب اللہ کے لیے محبت اور اس کے لیے کسی کے ساتھ نفرت کا جذبہ کسی کے دل سے نکل جائے تو وہ کافروں کے نقش قدم پر چلنے لگتا ہے۔ اور نت نئے خیالات بھی ان ہی سے اخذ کرتے ہیں۔

[2] سماجی اثرات بد:

1۔ غیر مسلم یا فاسق و فاجر کرداروں کی تعریف جب وہ فلموں اور ڈراموں میں ہیرو کے طور پر دکھائے جاتے ہیں۔

2۔ فلموں اور ڈراموں میں مار دھاڑ، قتل، اغوا، ڈکیتی وغیرہ کے مناظر دکھا کر جرائم کا پروپیگنڈا کرنا۔

3۔ فلموں میں گینگ بنا کر جرائم کرنا وغیرہ دکھایا جاتا ہے، جس سے نوجوان نسل ان کی طرف راغب اور اثر پذیر ہوتی ہے۔

4۔ جھوٹ بولنے، فراڈ کرنے اور جعل سازی، رشوت لینے دینے اور دوسرے گناہوں کے طریقے دکھائے جاتے ہیں۔

5۔ فلموں اور ڈراموں میں مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی نقل کرتے ہوئے دکھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے واضح طور پر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایسے مردوں اور عورتوں پر لعنت کرتا ہے، جو ایک دوسرے کی نقل کرتے ہیں۔'' جیسے ڈرامے وغیرہ میں مردوں کو عورتوں کی طرح چلتے، باتیں کرتے، وگ یا زیورات پہنے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ اور اسی طرح عورتیں، مردوں کی طرح داڑھی اور مونچھیں لگائے اور مردوں کی طرح بھاری آواز سے بولتی دکھائی جاتی ہیں۔

6۔ لوگ اپنی زندگی گزارنے کے لیے پسندیدہ مثالی نمونہ نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام ؓ، علماء کرام اور مجاہدین کے بجائے اداکاروں، گلوکاروں، ناچ گانا کرنے والوں اور کھلاڑیوں کو بنا لیتے ہیں۔

7۔ مرد حضرات ٹی وی (وغیرہ) کے سامنے بیٹھے رہنے کی وجہ سے اپنے گھروں میں کوئی ذمہ داری محسوس نہیں کرتے، یہاں تک کہ ضروری معاملات جیسے بیمار بچوں کی دیکھ بھال وغیرہ سے کوتاہی برتتے ہیں۔ اور ٹی وی وغیرہ میں انہماک کی وجہ

سے بعض اوقات بچوں سے تلخی سے پیش آتے اور مارتے بھی ہیں کہ کیوں انہوں نے دخل اندازی کی جرأت کی ہے۔

8۔ بچے اپنے والدین کے باغی ہوجاتے ہیں اور بات بات پر جھگڑا کرنا شروع کردیتے ہیں ۔ جیسا کہ فلموں اور ڈراموں وغیرہ میں دکھایا جاتا ہے۔

9۔ لوگ ٹی وی اور فلموں میں مشغولیت کی وجہ سے خاندان کے رشتہ داروں سے ملاقات نہیں کرسکتے ۔اور جب کبھی وہ اکٹھے ہوتے ہیں، تو ٹی وی کے گرد جمع ہوجاتے ہیں اور خاموشی سے ٹی وی وغیرہ دیکھنا شروع کردیتے ہیں ۔اور مفید قابل ذکر معاملات کا ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کرنے کا موقع نہیں پاتے ۔جس کی وجہ سے ایک دوسرے سے تعلقات منقطع یا کمزور ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

10۔ لوگ ٹی وی وغیرہ میں مشغولیت کی وجہ سے گھر آئے مہمانوں کی آؤ بھگت اچھے طریقے سے نہیں کرسکتے۔

11۔ سب سے بڑی مصیبت ٹی وی وغیرہ کی وجہ سے سستی اور بے کار بیٹھے رہنا ہے، جس سے مسلمانوں کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔

12۔ ازدواجی تعلقات خراب ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔خصوصاً جب مرد ٹی وی وغیرہ پر آنے والی کسی عورت کی اپنی بیوی کے سامنے تعریف کرتا ہے۔اور وہ جواب میں کسی مرد اداکار یا نیوز کاسٹر کی خوبصورتی اور مردانہ وجاہت کا تذکرہ کرتی ہے۔تو یہ چیز ایک دوسرے کے خلاف جذبہ نفرت کو جنم دیتی ہے۔

[3] اخلاقی اثرات بد:

1۔ مرد اور عورتوں کے صنف مقابل کی تصاویر دیکھ کر شہوانی جذبات ابھرتے ہیں۔

2۔ لوگوں کو چھپانے اور پردہ کرنے کی چیزیں (ستر) دکھا کر بے حیائی وفحاشی کو فروغ دیا جاتا ہے۔اور لوگوں کو اس بات کا عادی بنا دیا جاتا ہے۔

3۔ مردوں اور عورتوں کو ناجائز تعلقات کی ترغیب دی جاتی ہے۔جنس مخالف کے متعلق کچھ جاننے کے طریقے بتائے جاتے ہیں ۔اور یہ کہ کس قسم کے الفاظ شروع کے ملاقات میں کہنے چاہئیں ۔اور ناجائز تعلقات کس طرح قائم کیے جائیں ۔ پیار ومحبت اور جذباتی قسم کی فرضی داستانیں دکھائی جاتی ہیں ۔اور مرد وعورت کو ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے دکھایا جاتا ہے۔

4۔ فلموں کے ذریعے لوگوں کو غیر اخلاقی حرکتوں اور زنا کی ترغیب دی جاتی ہے۔ بعض لوگ فلم وغیرہ میں جو کچھ غیر اخلاقی حرکتیں دیکھتے ہیں، انہیں اپنے محرموں کے ساتھ کرتے بھی نہیں چوکتے۔

5۔ عورتیں قسم قسم کے ڈانس ٹی وی پر دیکھ کر سیکھتی ہیں۔ اور شادی بیاہ وغیرہ میں ناچتی ہیں، جس سے ان کے جسم کی چھپانے کی چیزیں غیر محرم مرد دیکھتے ہیں۔ اور یہ بے شمار اخلاقی قباحتوں کا باعث بنتا ہے۔

6۔ ٹی وی اور ڈراموں سے لوگوں میں مزاحیہ پن پیدا ہو جاتا ہے، جس سے وہ کسی بھی مسئلے کو سنجیدگی سے نہیں لیتے۔ اور مزاحیہ فلم اور ڈرامے دیکھ کر بہت زیادہ ہنسنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

7۔ ڈراموں وغیرہ میں لچر اور بازاری زبان استعمال کی جاتی ہے، جس سے لوگ بھی بغیر سوچے سمجھے باتیں کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اور یہ عادت بد لوگوں میں پھیلتی چلتی جاتی ہے۔

8۔ لوگ رات گئے تک فلمیں اور ڈرامے دیکھتے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے فجر کی نماز قضاء ہو جاتی ہے۔

9۔ ڈراموں وغیرہ میں مشغولیت کی وجہ سے لوگ باجماعت نماز پڑھنے سے رہ جاتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ ڈراموں یا میچ وغیرہ میں اس قدر منہمک ہوتے ہیں کہ نماز باجماعت کی تاکید بھول جاتے ہیں۔ اور نماز کو مؤخر کر کے بغیر جماعت پڑھتے ہیں۔

10۔ لوگ بعض اوقات ڈراموں یا میچ وغیرہ میں مشغولیت کی وجہ سے عبادت وغیرہ سے بھی نفرت کرنے لگتے ہیں اور ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جس سے عبادت مثلاً نماز وغیرہ کی توہین ہوتی ہے، اور یہ کفر ہے۔

11۔ روزے کی حالت میں فلموں اور ڈراموں وغیرہ میں حرام اور ممنوع چیزیں دیکھ کر روزے کا اجر بھی کم ہوتا ہے یا خطرہ ہوتا ہے کہ سارا اجر ضائع ہو جائے۔

[4] تاریخی اثرات بد:

1۔ انسانی تاریخ کی فلموں وغیرہ میں مسلمانوں کی فتوحات، اسلامی تاریخ اور حقائق نہیں دکھائی جاتیں اور جان بوجھ کر اسلامی تاریخ کو مسخ کیا جاتا ہے۔

2۔ جدید ترین ہتھیار کافروں کے ہاتھوں میں دکھا کر مسلمانوں کو نفسیاتی میدان میں شکست دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور مسلمانوں کو یہ محسوس کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے کہ ان کافروں کے ساتھ لڑنا بہت مشکل یا ناممکن ہے۔

[5] نفسیاتی اثرات: